مولانا سید نصیب علی شاہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ "مباحث اسلامیہ" کا اجراء

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ اردو میں صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقی مجلات کی کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ جدید دور نے اہل علم کے سامنے کئی نئے مسائل پیش کیے ہیں اور اب وقت کا تقاضا ہے کہ ماہرین اسلام ان مسائل کا حل تلاش کریں اور اس بارے میں علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر علمی حلقوں میں شعور و آگہی کو فروغ دیں۔ المرکز الاسلامی بنوں سے کافی عرصہ سے یہ تقاضا کیا جا رہا ہے کہ فقہی کانفرنس کے تسلسل کی خاطر "مباحث اسلامیہ" پر مدلل مضامین کو ایک مسلسل کاوش کے طور پر شروع کیا جائے۔ اسی مقصد کو سامنے رکھ کر "مباحث اسلامیہ" کے نام سے اردو میں ایک سہ ماہی تحقیقی مجلّہ کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ یہ مجلّہ ایک باقاعدہ ادارتی مجلس کے تحت چلایا جائے گا جس میں قومی اور بین الاقوامی سطح کے جید علماء اور دانش ور حضرات شامل ہوں گے۔ صرف وہی مضامین شائع کیے جائیں گے جن کو ریفری صاحبان کی منظوری حاصل ہو۔ مجلّہ "مباحث اسلامیہ" کے اغراض ومقاصد اور مجوزہ عنوانات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

- ○ جدید عصری فقہی مسائل پر علمی و تحقیقی مباحث پیش کرنا
- ○ دور حاضر میں اجتماعی اجتہاد کے تصور کا علمی جائزہ
- ○ امت مسلمہ کو درپیش جدید مسائل کا فقہی حل
- ○ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تحقیق سے پیش شدہ مسائل کا فقہی جائزہ
- ○ سودی آلائشوں سے پاک اسلامی مالیاتی نظام کا ممکنہ قیام
- ○ طب جدید کی تحقیق سے اعضاء کی پیوند کاری، انسانی کلوننگ، ضبط ولادت، سروگیٹ مادر وغیرہ پر علمی بحث
- ○ فقہی مواد کی تشکیل جدید
- ○ مختلف عقود کے ضمن میں ربوا اور قمار کی موجودگی کی شرعی نقطہ نگاہ سے اسلامی اقتصادی نظام ومعاشی نظام کی طرف ممکنہ پیش رفت
- ○ کرنسی تبادلہ، بیمہ، پرائز بانڈز اور جدید تجارتی مسائل کا شرعی جائزہ
- ○ بیع حقوق ومنافع، لیٹر آف کریڈٹ، کمپنی کے حصص، انکم ٹیکس وغیرہ پر فقہی بحث
- ○ انسانی حقوق کے ڈھنڈورے کا جائزہ اور اسلام میں انسانی حقوق
- ○ اسلامی نظام کے نفاذ میں موانع کا تعین اور انہیں دور کرنے کے لیے تجاویز، اختلاف مطالع، وحدت رمضان وعیدین اور دور حاضر میں رویت ہلال کے قضیہ کے حل کے لیے تجاویز
- ○ دعوت و تبلیغ کا شرعی طریق کار اور وقت کے تقاضوں کے موافق ضروری مسائل وواقعات پر بحث
- ○ علوم اسلامیہ کی اشاعت و ترویج اور اسلامی نظام تعلیم و تربیت پر ضروری مباحث
- ○ دینی علمی اداروں کے مناہج پر بحث
- ○ مدارس عربیہ و مراکز اسلامیہ کی تشکیل و ترقی و تحفظ میں ممکنہ کردار
- ○ دیگر بہت سے حل طلب مسائل پر اہل علم کے باقاعدہ علمی و تحقیقی مقالے شائع کرنا اور ایک متفقہ رائے قائم کرنے کی کوشش میں تعاون

حواشی اور حوالہ دینے کا مجوزہ منہج

علمی اور تحقیقی مضمون لکھتے وقت اس امر کا اہتمام ضروری ہے کہ قاری کو تحریری کاوش کے ماخذ اور مصادر سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ مضمون کے آخر میں ترتیب کے ساتھ حوالہ جات کا مکمل ذکر کیا جائے اور اگر مناسب ہو تو مزید توضیحی نکات کا اندراج بھی کیا جائے۔

مباحث اسلامیہ کی مجلس ادارت نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل منہج تحریر تجویز کیا ہے۔ محققین اور مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی تحریری کاوش ارسال کرتے وقت اسی منہج کو پیش نظر رکھیں تا کہ مضامین میں یکسانیت برقرار رہے۔

۱۔ اگر کسی ایسی کتاب کا حوالہ دینا ہے جس کا ایک ہی مصنف / مولف ہے تو مصنف / مولف کا نام، اس کے بعد کتاب کا نام، اس کے بعد مطبع اور سن اشاعت اور پھر صفحہ نمبر کا اندراج کیا جائے۔ صفحہ / صفحات کے لیے "ص" بطور مخفف استعمال کیا جائے مثلاً:

مولانا عبد الماجد دریا آبادی، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی، مکہ بکس، بیرون موری دروازہ لاہور، ۱۹۸۸ء، ص ۸۷

مصنف، کتاب اور دیگر جدا جدا مطلوبہ معلومات کے درمیان سکتہ (comma) کا اہتمام ضروری ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام پیدا نہ ہو۔ تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ لاہور اور ء کے درمیان اور ص اور کے درمیان سکتہ کی ضرورت نہیں۔ حوالہ کی تکمیل کے بعد ختمہ (full stop) ڈال دیا جائے۔ اگر مصنف / مولف کا نام یا سال اشاعت معلوم نہ ہو تو لکھا جائے کہ مصنف / مولف نامعلوم یا مطبع / سال اشاعت نامعلوم

۲۔ اگر مصنف ر مولف ایک سے زیادہ ہوں تو دونوں مصنفین ر مولفین کے ناموں کا اندراج اسی ترتیب سے ضروری ہے جس ترتیب سے ان کا ذکر کتاب کے سرورق پر کیا گیا ہے۔ اگر مصنفین ر مولفین دو سے زیادہ ہوں تو صرف دو اول الذکر کا اندراج کافی ہے اور اس کے بعد دیگر کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

۳۔ اردو اور عربی میں عام طور پر طویل القابات کا رواج ہے۔ لیکن حواشی میں اس کو نظر انداز کرنا بہتر ہے تاہم مصنف ر مولف کی شہرت کسی خاص لاحقے رسابقے رکنیت رلقب کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اس کا اصل غیر معروف نام بین القوسین درج کیا جائے مثلاً:

ابن اثیر (عز الدین علی بن محمد)

۴۔ اگر کسی ایسی کتاب سے مدد لی گئی ہے جس میں محققین ر مضمون نگاروں کے مضامین شامل ہیں اور کسی شخص نے ان مضامین کی ترتیب، تہذیب اور تدوین کی ہے تو اس کا حوالہ دیتے وقت مضمون نگار کا نام، اس کے بعد اس کے مضمون کا عنوان اور پھر مجموعے کا عنوان اور اس کے مدون کا ذکر کیا جائے۔ مثلاً:

ڈاکٹر انعام الحق کوثر، نصابی کتب کی فنی تدوین، اردو میں فنی تدوین، تہذیب و ترتیب، ڈاکٹر ایم ایس ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی و مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۱، ص ۹۸ تا ۱۰۰

(اس کا مطلب ہے ایم ایس ناز کی زیر تہذیب و ترتیب مدون کتاب "اردو میں فنی تدوین" میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا مضمون بعنوان "نصابی کتب کی فنی تدوین")

۵۔ اگر کسی مجلے سے مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کے لیے بھی نمبر ۴ کے تحت مذکورہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ مجلے کا نمبر، مقام اشاعت اور ماہ وسال اشاعت کا ذکر ضروری ہے۔ جلد کے لیے ج اور شمارہ کے لیے ش بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً

مفتی نظام الدین شامزئی، فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ، ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، ج ۲۸ ش ۲، نومبر ۱۹۹۸، ص ۳۸ تا ۳۹

مطلب ہے ماہنامہ الحق اکومہ خٹک جلد ۲۸، شمارہ نومبر ۱۹۹۳ء
مفتی نظام الدین شامزئی کا مضمون بعنوان: "فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ"

۶۔ اگر ایک ہی ماخذ سے بار بار استفادہ کیا گیا ہو تو پہلے حوالے میں اس کا ذکر ضروری ہے تاہم بعد کے حوالہ جات میں صرف مصنف ر مولف اور کتاب کا نام کافی ہے۔ یہی طریقہ مجلے میں شائع شدہ مضمون کے سلسلے میں اختیار کیا جانا چاہیے۔ یہ طریقہ اس لیے مناسب ہے کہ اس طرح ایک تو قاری کو بار بار پہلے دیے گئے حوالے کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑتا اور دوسرا اگر ایک ہی مصنف ر مولف کے ایک سے زیادہ مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے تو قارئین کو ان کے درمیان ابہام سے بچایا جا سکتا ہے۔ مثلاً

مولانا عبد الماجد دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی، ص ۱۸۲

ایک ہی ماخذ کے مسلسل حوالوں کے اندراج میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔

بعض محققین اس قسم کی صورت میں بعد کے حوالہ جات کے لیے کتاب کے عنوان کے ذکر کی بجائے مصدر بالا رمصدر مذکور کے الفاظ کا اندراج کرتے ہیں لیکن یہ قاری کے لیے مشکلات کا باعث بنتا ہے۔

۷۔ قرآن پاک کا حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر دینا ضروری ہے۔ دونوں کے درمیان سکتہ آنا چاہیے مثلاً:

القرآن الکریم، البقرہ، ۱۸

اس میں صفحہ نمبر یا مطبع کا نام دینے کی ضرورت نہیں۔ دیگر مقدس کتب کے بارے میں بھی اسی قسم کا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے یعنی صفحہ یا مطبع کا ذکر کرنے کی بجائے محض باب وغیرہ کا اندراج کیا جائے۔

۸۔ احادیث کے کسی مجموعے سے حوالہ دیتے وقت مولف رمدون کا نام، اس کے بعد مجموعے کا نام اور پھر متعلقہ حدیث کے باب، فصل وغیرہ کا اندراج کیا جائے مثلاً:

امام مسلم (مسلم بن حجاج)، الجامع الصحیح، مکتبۃ الغزالی، دمشق، سال اشاعت نامعلوم، ج ۸، ص ۵۱، کتاب الزکوۃ

احادیث کے بعض جدید مطبوعہ مجموعوں میں ہر حدیث کے ساتھ نمبر کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اگر مضمون نگار کے پاس اس قسم کا ایڈیشن موجود ہے تو دیگر معلومات کے ساتھ حدیث کے نمبر کا ذکر مفید رہے گا۔

۹۔ فقہی مسائل کے کتب سے حوالہ دیتے وقت مسئلہ زیر بحث کے ساتھ متعلقہ کتاب، باب اور فصل کا حوالہ قاری کے لیے مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس لیے اس کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہیے مثلاً:

(الف) ابن نجیم (الشیخ زین الدین)، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، سال اشاعت نامعلوم، ج ۱، ص ۲۵۵، کتاب الصلوۃ، باب الاذان۔

(ب) امام شافعی (محمد بن ادریس الشافعی)، الام، دار المعرفہ، بیروت ۱۹۸۳، ج ۳، ص ۱۸۳، باب النکاح۔

۱۰۔ تاریخ سے متعلقہ ماخذ سے بھی حوالہ دیتے وقت مطبع اور سال اشاعت کے علاوہ زیر عنوان کے الفاظ کے تحت مزید وضاحتی معلومات کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہیے مثلاً:

(الف) الواقدی (محمد بن عمر)، کتاب المغازی، عالم الکتب، بیروت، ۱۹۶۵، ج ۱، ص ۱۲۸، زیر عنوان: المطعون من المشرکین ببدر

(ب) ابن اثیر (عز الدین علی بن محمد)، الکامل فی التاریخ، دار بیروت ۱۹۶۶، ج ۸، ص ۹۹، زیر عنوان: ذکر امر یوسف بن الساج، وقائع سنۃ اربع وثلاث مائۃ

(ج) ابن جریر طبری (محمد بن جعفر محمد)، تاریخ الامم والملوک، مطبعہ

حسینیہ، مصر، سال اشاعت نامعلوم، ج ۵، ص ۴۳، زیر عنوان: ذکر سبب مهلک زیاد بن سمیة وقائع سنة ثلاث وخمسین

۱۱۔ لغت یا کسی موسوعہ (Encyclopedia) کا حوالہ دیتے وقت صفحہ یا ایڈیشن کا ذکر ضروری نہیں۔ موسوعہ کی صورت میں اس کے ٹائیٹل (title) اور مضمون کے عنوان اور مصنف کے بارے میں معلومات دینا ضروری ہے۔ لغات سے استفادہ کی صورت میں اس کے مصنف/مدون اور لفظ کے مادہ کا ذکر کافی ہے۔ مثلا:

موسوعہ: (ا) عبد القیوم، جرش، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ

(یعنی اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں جرش کے عنوان کے تحت عبد القیوم کا تحریر کردہ مضمون)

لغت: (ب) مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، مادہ عنق

۱۲۔ اگر کسی ایم اے/ایم فل/پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالے کا حوالہ دینا ہے تو اس میں مقالہ نگار کا نام، مقالے کا عنوان اور اس شعبہ اور یونیورسٹی کا ذکر جس کے تحت اس مقالے کو مکمل کیا گیا ہے اور مقالے کی تکمیل کے سال کا ذکر ضروری ہے۔ مثلا:

سید مبارک شاہ، دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس پر ناقدانہ نظر (ایم فل مقالہ)، شعبہ اسلامیات، پشاور یونیورسٹی، ۱۹۹۶ء

۱۳۔ مخطوطہ کے حوالہ دیتے وقت اس کے مصنف/مؤلف کا نام، مخطوطہ کا ٹائیٹل اور جہاں پر وہ مخطوطہ محفوظ ہے، اس لائبریری یا مکتبہ اور مخطوطہ کے نمبر کا اندراج کرنا ضروری ہے مثلا:

البیرونی (ابو الیمن محمد بن عبد الرحمن)، الدر المنتخب فی تاریخ مملكة حلب، عمادة شؤن المكتبات، المدينة المنورة، نمبر ۱۵۹

۱۵۔ اردو مضامین میں عربی یا فارسی ماخذ سے حوالہ دیتے وقت کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا لیکن انگریزی یا دوسری مغربی زبانوں سے حوالہ دیتے وقت مضمون نگار مشکل کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ حوالہ انگریزی یا کسی بھی دوسری زبان کے مطابق دے دیا جائے۔ حوالہ کو اردو شکل دیتے وقت ایک فقرہ مثلا "دیکھیں/مزید تفصیل کے لیے دیکھیں" کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلا:

دیکھیں/مزید تفصیل کے لیے دیکھیں

N.J. Coulson, A History of Islamic Law,

Edinburgh University Press.

کا ص ۱۸۷

مضموں نگاروں کے لیے ہدایات

مضمون صاف اور کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔

مضمون کسی دوسرے رسالہ یا اخبار وغیرہ میں شائع نہ ہو البتہ مزید اضافہ وترمیم ہو تو اس کا حوالہ دے کر بھیجا جاسکتا ہے۔

مباحث اسلامیہ میں شامل اشاعت مضمون مسلک اہل السنت والجماعت کے تحت ہو۔ مباحث اسلامیہ کا مضمون یا اس کا کوئی حصہ اگر کوئی مصنف مجلہ واخبار وغیرہ شائع یا شامل کرنا چاہتے ہوں تو اس کے لیے مجلہ اور اس کا نمبر وتاریخ کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

اگر آپ مباحث اسلامیہ کے مستقل مضمون نگار/مقالہ نگار بن سکتے ہیں تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

مباحث اسلامیہ دنیا بھر کی لائبریریوں، تحقیقی مراکز اور عام قارئین کو پیش کیا جائے گا۔

اہل علم وتحقیق سے گزارش ہے کہ وہ مباحث اسلامیہ کے کامیابی کے لیے ہمارے ساتھ ہر ممکنہ تعاون فرماویں۔

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

کے ایمان افروز خطبات پر مشتمل سلسلہ

خطبات سواتی

کی جلد پنجم شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے

اس جلد میں سیرت مقدسہ کے متعلق ۴۵ معلومات افزا خطبات جمع کیے گئے ہیں

اہم عنوانات

☆ قرآن کریم اور سیرت محمدی ﷺ ☆ سیرت مطہرہ کی جامعیت ☆ حب رسول ﷺ کے تقاضے ☆ کتب سماویہ میں تحریف کی جسارت ☆ اللہ کی رحمت خاصہ کے مستحقین ☆ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ☆ حلت وحرمت کا قانون ☆ سیرت مطہرہ کے ماخذ ☆ سیرت کا پیغام

صفحات ۴۸۸: ۔ قیمت: ۱۳۰ روپے

ناشر: مکتبہ دروس القرآن، فاروق گنج، گوجرانوالہ